

نمبر	اسماء اور کنیتوں	رقم	نمبر	اسماء اور کنیتوں	رقم	نمبر	اسماء اور کنیتوں	رقم	نمبر	اسماء اور کنیتوں	رقم
۱	جناب شیخ حاجی قاسم صاحب	۵۴	۳۱	جناب مولوی اظہار علی صاحب	۵۴	۶۱	جناب منشی جلال الدین صاحب	۵۴	۱	جناب شیخ حاجی قاسم صاحب	۵۴
۲	جناب منشی غلام حسین صاحب	۵۵	۳۲	جناب منشی محمد اکرام علی صاحب	۵۵	۶۲	جناب منشی لال شاہ صاحب	۵۵	۲	جناب منشی غلام حسین صاحب	۵۵
۳	جناب لائق قاضی مولوی محمد صاحب	۵۶	۳۳	جناب حکیم محمد حبیب علی صاحب	۵۶	۶۳	جناب منشی فضل علی صاحب	۵۶	۳	جناب لائق قاضی مولوی محمد صاحب	۵۶
۴	جناب منشی لال شاہ صاحب	۵۷	۳۴	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۵۷	۶۴	جناب منشی جلال الدین صاحب	۵۷	۴	جناب منشی لال شاہ صاحب	۵۷
۵	جناب قاضی معین الدین صاحب	۵۸	۳۵	جناب غلام غفران صاحب	۵۸	۶۵	جناب منشی غلام حسین صاحب	۵۸	۵	جناب قاضی معین الدین صاحب	۵۸
۶	جناب شیخ علی احمد صاحب	۵۹	۳۶	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۵۹	۶۶	جناب منشی جلال الدین صاحب	۵۹	۶	جناب شیخ علی احمد صاحب	۵۹
۷	جناب غلام علی صاحب	۶۰	۳۷	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۶۰	۶۷	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۰	۷	جناب غلام علی صاحب	۶۰
۸	جناب منشی رشید احمد صاحب	۶۱	۳۸	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۶۱	۶۸	جناب منشی جلال الدین صاحب	۶۱	۸	جناب منشی رشید احمد صاحب	۶۱
۹	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	۶۲	۳۹	جناب مولوی ذاکر علی صاحب	۶۲	۶۹	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۲	۹	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	۶۲
۱۰	جناب غریب الدین صاحب	۶۳	۴۰	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۳	۷۰	جناب منشی جلال الدین صاحب	۶۳	۱۰	جناب غریب الدین صاحب	۶۳
۱۱	جناب منشی خلیل الدین صاحب	۶۴	۴۱	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۴	۷۱	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۴	۱۱	جناب منشی خلیل الدین صاحب	۶۴
۱۲	جناب عاشق یار خان صاحب	۶۵	۴۲	جناب حکیم محمد حسن صاحب	۶۵	۷۲	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۵	۱۲	جناب عاشق یار خان صاحب	۶۵
۱۳	جناب مولوی کریم بخش صاحب	۶۶	۴۳	جناب حکیم محمد حبیب علی صاحب	۶۶	۷۳	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۶	۱۳	جناب مولوی کریم بخش صاحب	۶۶
۱۴	جناب شیخ جلال الدین صاحب	۶۷	۴۴	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۷	۷۴	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۷	۱۴	جناب شیخ جلال الدین صاحب	۶۷
۱۵	جناب حکیم خلیل الرحمن صاحب	۶۸	۴۵	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۸	۷۵	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۸	۱۵	جناب حکیم خلیل الرحمن صاحب	۶۸
۱۶	جناب شاہ علی خان صاحب	۶۹	۴۶	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۹	۷۶	جناب منشی غلام حسین صاحب	۶۹	۱۶	جناب شاہ علی خان صاحب	۶۹
۱۷	جناب قاضی زکی الدین صاحب	۷۰	۴۷	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۰	۷۷	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۰	۱۷	جناب قاضی زکی الدین صاحب	۷۰
۱۸	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۷۱	۴۸	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۱	۷۸	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۱	۱۸	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۷۱
۱۹	جناب منشی توصیف حسین صاحب	۷۲	۴۹	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۲	۷۹	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۲	۱۹	جناب منشی توصیف حسین صاحب	۷۲
۲۰	جناب منشی مختار احمد صاحب	۷۳	۵۰	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۳	۸۰	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۳	۲۰	جناب منشی مختار احمد صاحب	۷۳
۲۱	جناب منشی محمد عباس صاحب	۷۴	۵۱	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۴	۸۱	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۴	۲۱	جناب منشی محمد عباس صاحب	۷۴
۲۲	جناب منشی خضر حسین صاحب	۷۵	۵۲	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۵	۸۲	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۵	۲۲	جناب منشی خضر حسین صاحب	۷۵
۲۳	جناب منشی عین الحق صاحب	۷۶	۵۳	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۶	۸۳	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۶	۲۳	جناب منشی عین الحق صاحب	۷۶
۲۴	جناب سید محمد حسین صاحب	۷۷	۵۴	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۷	۸۴	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۷	۲۴	جناب سید محمد حسین صاحب	۷۷
۲۵	جناب سید ابوبکر صاحب	۷۸	۵۵	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۸	۸۵	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۸	۲۵	جناب سید ابوبکر صاحب	۷۸
۲۶	جناب سید برکان صاحب	۷۹	۵۶	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۹	۸۶	جناب منشی غلام حسین صاحب	۷۹	۲۶	جناب سید برکان صاحب	۷۹
۲۷	جناب سید حسن صاحب	۸۰	۵۷	جناب منشی غلام حسین صاحب	۸۰	۸۷	جناب منشی غلام حسین صاحب	۸۰	۲۷	جناب سید حسن صاحب	۸۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى سمع الله لمدعا ليس وراء الله منته ان رزني لطيف
لما ليشاء صلوات الله على وتسليماته المنزهة عن الانتها
وبركاته التي تنمي وتنف على خاتم النبیین جميعا فمن تنبأ بعد
تاما او ناقصا فقد كفر وغوى الله اكبر على منعات و
عنا ومرد وعصى وفي هووة هواه هو الله حرجنا من ان نذل
ونخرى او نزل ونشق ربنا وانصرنا بنصره على من طغى و
فضل وافضل عن سبيل الاهتداصل على المواله وصحبا بدا و
اشهد ان لا اله الا الله وحد لا شريك له احد اصدا وان
محمد اعيد ورسو بالحق ودين الهدى صلى الله تعالى عليه و
اله وصحبه داءا سر مبداء

اللهم اكبر على من عنا وتكبر

مدته اين متوهمي تاخير شد

جلته باليت تاخون شير شد

المدعو وجل اپنے دین کا ناصر اپنے بندوں کا تقبل وحبنا الله ونعم الوكيل

رسالہ ماہواری ردقا دیانی کی ابتدا حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں
 دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریفیادوں سے
 میل جول ارتباط سلام کلام اختلاط یک لخت ترک کر دیا دین میں فساد مسلمانوں میں
 فتنہ پیدا کر بیواؤں نے یہ العذاب الادی دون العذاب الاکبر چکھا مسلمانوں پر
 حملے میں اپنی چلتی کوئی گئی نہ کی بس نہ چلا تو متواتر ضیاع دین کہ ہمارا پانی بند ہی ہم پر
 زندگی تلخ ہے بیدار مغرور حکومت ایسی لغوایت کب سنتی ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں
 دست اندازی نہ ہوگی سالکان آپ اپنا انتظام کریں۔ آخر حکم آنکہ ع دست بگیر
 سر شمشیر تیز بہ ایک پیقید پرچے روہیلکھنڈ گڑ میں شہر چھاپا کہ عاشر شہر علمائے
 طرفین سے مناظرہ کراہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم
 رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی اپنے مرزائی ملائوں کو بلا لیں اور اس میں علما اہل سنت
 کی نشان میں کوئی دقیقہ بذربانی و اکاذیب بہتانی و کلمات شیطانی کا اوٹھانہ نہ کیا
 یہ حرکت نہ فقط ان سچاں نے فہم مرزا بیون بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کیا
 عز حنفیہ بظلمت سے کم نہ تھی سست باز و بھل میفکندہ پنچہ بامرد آہنہیں
 چنگال نہ مگر از انجا کہ عسسی ان تکرہ و انشیاد و ہو خیر لکھو ع خدا شرے
 برا نگیز کہ خیرادران باشند بہ ایک غیبی تحریر ہو گئی جسے اسل را دہ رسالہ کی
 سلسلہ جنبانی فراہمی اشتہار کا جواب اشتہاروں میں دیا گیا مناظرہ کے لیے ابکار
 افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا اسکے ہونا کاقوال او عاے رسالت
 و نبوت و افضلیت من الانبیاء غیر الکفر و ضلال کا خاکہ اوڑایا گالیوں
 کے جواب میں گالی سے قطعی احترام کیا صرف اتنا دکھایا کہ تمہاری گالی آج کی نرالی نہیں
 قادیانی تو ہمیشہ سے اسد و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین سکو
 اکالیان سناتار ہے ہر عبارت اسکی کتابوں سے بحوالہ صغیر مذکور ہوئی مضمون

۴
 ایک اور جواب
 جو کہ مرزا نے
 دیا تھا اس کا
 جواب
 بعض ضمیمہ
 کے تحت ہے

کثیر تھا متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی ہدایت نوری جواب
 اطلاع ضروری نام رکھا گیا اس میں دعوت مناظرہ شرعیہ مناسبت
 طریق مناظرہ مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے اس مختصر تحریر نے اپنی سلاک میں
 میں متعدد سلاسل لیے سلسلہ دشنام ہائے قادیانی بر حضرت ربانی و رسولان
 رحمانی و محبوبان یزدانی سلسلہ کفریات و ضلالت قادیانی سلسلہ تناقضات
 و تہافتات قادیانی سلسلہ وجالی و ملییات قادیانی سلسلہ جہالات و بطلان
 قادیانی سلسلہ تاحیلات سلسلہ سوالات اور واقعی و فنی ضرورت مختلف
 مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اسکے اکثر رسائل اولٹ پھیر کر انھیں محاکک
 تین پات کو حامل لہذا ہر رسالے کے جدا گانہ رد سے انھیں سلاسل کا انتظام احسن ہے
 اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتدا کے رسالہ ہے اور مولے تعلیم و درسا
 والا ہے۔ اسکے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین حسب جت اندراج گزین
 مناسب کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اویسی سلاک
 میں انسلالک پائے جو نیا کلام ان سلاسل سے جدا شروع ہوا اسکے لیے نازہ سلسلہ
 موضوع ہوا اعتراضات کے نازیبا نے جتنا شمار خدا جائے اول تا آخر
 ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر نازیبا نہ یا اسکی علامت
 ت لکھ کر جدا معدود مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید مرد و موت
 ہے مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور رجزنا
 سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے۔

وما تفرق الا باللہ علیہ توکل والیہ انیب واللہ

تعالیٰ علی سید محمد والد و محمد

انہما قریب المحیب

ان جنہا لہم الغلبون ولینجعل اللہ للكفرین علی المؤمنین سبیلًا
والحمد لله رب العالمین یہ دوسرا عدد بحولہ تعالیٰ اسکے متصل ہی آتا ہے اب بعونہ
میلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انتیب
(عدد اول) اس کے محبوبوں اللہ کے رسولوں ختم
کہ خود اسد عزوجل پر قادیانی کی پیچھے دار گالیبان۔
مسلمانوں۔ اسد تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ ہے جس نے کافروں کے شر سے بچائے قادیانی
نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا
عیسے بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کو بنایا ہے۔ اور واقعی اسے اسکی ضرورت بھی تھی
وہ مثیل عیسے بلکہ نزول عیسے یا دوسرے لفظوں میں عیسو کا اقرار بنا ہے عیسے کو تمام اوصاف
اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھو توحید صادق کی جمیع صفات حمیدہ سے اپنے آپکو خالی
اور اپنے تمام شنائع ذمیرہ سے اس پاک مبارک رسول کو منہرہ پایا ہو لہذا ضرور ہو کہ اسکی
معجزات اونکے کمالات سے یک لخت اسکا ر اور اپنی تمام شنیع خصلتوں ذمیرہ حالتوں کی
اوپر بوجھ کر کرے جب تو اقرار بننا ٹھیک اترے۔ بین یہاں اسکی گالیان جمع کروں تو
دقیر ہو لہذا اسکی غور سے مشق نمونہ پیش نظر ہو۔
فصل اول رسول اللہ عیسے بن مریم اور اونکی مان
علیہما الصلاۃ والسلام پر قادیانی کی گالیبان ۱۰۰
(۱) اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھا کہ یہود عیسے کے بارے میں ایسے قوی اغراض
رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسے بنی ہو کیونکہ
قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اونکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال
نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں یہاں عیسے کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی
کہ وہ ایسی ہل بات بتاتا ہے جسکے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں (۲) ایضاً

تاریخ ۱
تاریخ ۲
تاریخ ۳

مسکونہ بھی آپکو شیطان الہام بھی ہوتے تھے (۳) ایضاً ص ۱۲ اونکی اکثر پیشگوئیاں
فلطی سے پھر ہیں یہ بھی صراحت نبوت عیسو سے انکار ہو کیونکہ قادیانی خود اپنی سنا کشی
پر کہتا ہے ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں نیز پیشگوئی لیکچر ام آخر
دافع کو بسا دوس پر کہتا ہے کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا ٹھکانا تمام رسولوں
سے بڑھ کر رسوائی ہے ضمیمہ انجام ختم کیا اسکا سوا اور کسی چیز کا نام ذلت ہو
کہ جو کچھ اوسنے کہا وہ پورا ہوا اور کشتی ساختہ بین اپنی نسبت یوں لکھتا ہو
اگر کوئی تلاش کرتا کر تا کر تا بھی جاتے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے موند سے خالی ہو
نہیں ملے گی جسکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی تو مطلب یہ ہو کہ اسکے لیے توجہ جاری
عزت ہو اور سید حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے وہ خواری و ذلت ہو جس سے
بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں الا لعنة اللہ علی الظالمین (۴) دافع البلا ٹائل پیج
ص ۱۰ ہم سچ کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں کے البتہ
اچھا تھا و اسدا علم گردہ حقیقی منجی نتھار رسول اللہ اور وہ بھی اون پانچ مرسلین اولو الخ
سے کہ تمام رسولوں سے فضل ہیں عیسیٰ ابرہیم و نوح و موسے و عیسے و محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اسکی صرف اتنی قدر ہو کہ ایک راست باز آدمی تھا جو اونکی خاک پا کے اون
غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا۔ وہی کہ عیسے کی نبوت باطل ہو فقط ایک
نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ کسی دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو
بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے
کہ اسکے متصل کہتا ہو کہ حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا
مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان (۵) پھر یہاں تک تو عیسے کا
ایک راست باز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور البتہ
ساتھ کہا۔ نوٹ میں چکر وہ یقین بھی زائل ہو گیا اسی صفحہ پر کہا یہ ہمارا بیان محض

یہ تمام گالیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر چھو پاپ سے و اسے اپنے بیان سچ و حقیقت سے ہٹا دینا ہے اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئے گا

تاریخ ۱۰
تاریخ ۱۱
تاریخ ۱۲
تاریخ ۱۳

نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسے کے وقت میں بعض استنباز اپنی
 استنبازی میں عیسے سے بھی اعلیٰ ہوں گے۔ ایمان لائقین شجر بار بار
 حسن ظن تو چکارا ہے۔ (۶) پھر ساتھ گئے خدا کی شریعت بھی ناقص نہ ہوئی
 اوسکو کہ پرکھا عیسے کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے (۷) عیسے کی استنبازی پر
 شرابخواری اور انواع انوار باطواری کے داغ بھی لگ گئے۔ ایضاً صبح کی استنبازی
 اپنے زمانے میں دوسرے استنبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ بچے کو اس پر ایک
 فضیلت ہو کیونکہ وہ (یعنی بچے) شراب نہ پیتا تھا۔ اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ
 عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں
 سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی نے تعلق جو ان عورت اور اس کی خدمت کرتی
 تھی اسیدوہ سے خدا نے قرآن میں بچے کا نام حصوا رکھا مگر صبح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے
 تھے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ (۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام
 آتم میں یون لکھا آپکا کچر یون سے میلان اور صحبت بھی شاید اسیدوہ
 ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسے بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ
 کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کچری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر
 پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے
 بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی
 ہو سکتا ہو۔ اس رسالہ میں تو مسودہ ایک منظرہ کی آڑ لیکر خوب ہی جلے دل کے
 پھیلے پھولے چھوڑے ہیں۔ اسد عطر کے بچے عیسے بن کر کونادان اسرائیلی شریک
 برکت زانے خیال والا فحش گو بزبان لیلی جھوٹا چور علی علی فوت میں بہت کچا خل
 داغ والا گندی گالیان دینے والا قسمت زرافری پیر و شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب
 اس قادیانی دجال نے کیا (۲۶) صاف لکھ دیا صحت بات یہ ہے کہ آپسے کوئی مجرہ

تاریخ ۱۲

تاریخ ۱۵

تاریخ ۱۷

تاریخ ۱۸

تاریخ ۱۹

تاریخ ۲۰

تاریخ ۲۱

نہ ہوا (۲۷) اس زمانہ میں ایک تالاب سو بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے
 تھے آپسے کوئی معجزہ ہو بھی ہو تو وہ آپکا نہیں اس تالاب کا ہوا آپکے ہاتھ میں سوا
 کرو فریب کے کچھ نہ تھا (۲۸) انتہا کہ پرکھا آپکا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے
 تین دادیان اور نانیان آپکی زنا کار اور کبھی تین تین جگہ خون سے آپکا
 وجود ہوا اناللہ وانا الیہ رجعنا خدائے قہار کا حکم کہ رسول اللہ کو بچلے دے جیلہ یہ
 ناپاک گالیان دیجاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا ان شدید ملعون گالیوں کے آگے
 اون لچھے دار شرفیوں کا کیا ذکر جو تہذیب صاحب فی علمائے اہل سنت کو دین اور نکاح پر تو
 نانی داوی نک کی دیکھا الا لعنة الله على الظالمین (۲۹) وہ پاک کو آری مریم صدیقہ
 کا بیٹا کلمۃ اللہ جسو اس نے باپ کے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لیے۔ قادیانی نے اس کے
 لیے دادیان بھی گنا دین اور ایک جگہ اوسکا داد بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سکی
 برہنیں بھی لکھی ہیں ظاہر ہے کہ دادا داوی حقیقی بہنیں سگے بھائی اوسکے ہو سکتے ہیں
 جسکے لیے باپ ہو جسکے نطفے سے وہ بنا ہو پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا قرآن عظیم
 کی تکذیب اور طیبہ ظاہرہ مریم کو سخت گالی ہے کشتی ساختہ صلا
 پر لکھا ہے تو صبح میں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں صبح کی دونوں ہمیشہ
 بھی مقدسہ سمجھتا ہوں اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا یسوع صبح کے چار بھائی اور ذو بہنیں
 تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف و مریم کی اولاد
 تھے دیکھو کیسے کلمۃ لفظوں میں یوسف بڑھتی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا
 اور اس صبح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر غنا دیا۔ ہاں ہاں لائقین جاؤ آسمان
 قہر سے کاٹا جائیگا۔ واحد قہار سے سخت لعنت پائیگا وہ جو ایک پادری کی سمیعی زل سے
 قرآن کو رد کرتا ہے (۳۰) نیز اسی دفع البلاء کے مہ پر لکھا خدا ایسے شخص (یعنی عیسے)
 کو کسب طرح دوبارہ دنیا میں نہیں بھیج سکتا جسکے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا

تاریخ ۳۸

تاریخ ۳۹

تاریخ ۴۰

تاریخ ۴۱

تاریخ ۴۲

تاریخ ۴۳

تاریخ ۴۴

تاریخ ۴۵

تاریخ ۴۶

تاریخ ۴۷

تاریخ ۴۸

تاریخ ۴۹

تاریخ ۵۰

تاریخ ۵۱

تاریخ ۵۲

یہ اون گالیوں کے لحاظ سے جیسے علیہ الصلاۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہو
 کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اسمین دوشید گالیان اور ہیں کہ انشاء اللہ
 تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوگی (۳۱) اربعین نمبر ۲۔ ۳۱ پر لکھا کامل مہدی نہ ہو
 تھا نہ جیسے ان مسلمانوں کو لالہ لالہ کا بل ہوا بالائے طاق پورے مہدی بھی
 ہوئے اور کامل کون ہیں جناب قادیانی دیکھو اسکا ص ۱۳۲ (۳۲) مؤلف العزیز
 ص ۲ پر صاف لکھ دیا کہ جیسے یہودی تھا تو قدر اللہ رجوع جیسے الذی ہو من الدنیا
 لرجع الغرة الی تلك القوم ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کیا مزا
 نازیانہ ۵۲ کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے (۳۳) حدیث کہ جیسے علیہ الصلاۃ والسلام کی
 تکفیر کر دی مسلمان وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں لکھ دے جیسے کافر تھا بلکہ اسکے
 مقدمات متفرق کر کے لکھے یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ جیسے کی سخت رسوائیاں
 ہوئیں اور کشتی ساختہ ص ۱ پر کہنا ہے جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں
 کہ خدا او کو رسوا کرے کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جواب ہے دیکھو کیسا ص
 بنا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن جیسے کو رسوا کیا
 تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سنگ ہوتے ہیں۔ الا
 لعنة الله على الکفرین قصد تھا کہ فصل اول میں ختم کجائے کہ اتنے میں قادیانی
 کی ازالۃ الادام علی اوسکی برہنہ گویاں بہت نے لاگ اور قابل تماشا ہیں (۳۴)
 یہ جو نبیل مسیح بنا اور او سپر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کیے
 توصاف جواب دیتا ہے ص ۱۱ اجاب جسمانی کچھ چیز نہیں اجاب روحانی کے لیے یہ عاجز
 آیا ہے دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جا بجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان
 فرمایا اور آیت اللہ ٹھہرایا قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اوسکی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ چیز نہیں
 پھر اسے متصل کہتا ہے ص ۱۱ اسوائے اسکے اگر مسیح کے اہل کاموں کو اون حواسی

نازیانہ ۴۹

نازیانہ ۵۰

نازیانہ ۵۱

نازیانہ ۵۲

ترجمہ مسیح ہوا تھا اگر اسکا وہاں آتا تھا تو ضرور ہوا کہ اسے قادیانی نے تحقیر کر دی
 قادیانی نے تحقیر کر دی معجزات مسیح کی تحقیر و انکار

الک کر کے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گڑھ ہیں تو کوئی اعجاز نظر نہیں
 آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جب قدر اغراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے
 خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصبہ مسیحی معجزات کی رونق
 دور نہیں کرتا دیکھو کوئی اعجاز نظر نہیں آتا کہہ ان کے تمام معجزات سو کیسا ص
 انکار کیا اور تالاب کے قصبے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آفرین لکھا ص ۵۵ زیادہ تر
 تعجب یہ ہو کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی
 معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام ان اس ایک بار معجزات کا اوکھیر منسوب کرتے
 ہیں غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحاً
 قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و نبی ہونیکا ادعا مسلمان مکرر
 قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے قطعاً کافر مرتد زندقہ بدین ہے
 نہ کہ نبی و رسول بنکر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة الله على الکفرین اور
 اوس کذاب کہنا کہ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے رسول
 پر محض افترا اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہو قرآن عظیم تو مسیح
 صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق من الطین
 کھیتۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن الله و ابرئ الاکمل
 والا بصر و احمی الموتی باذن الله و انبئکم بما تاکلون و ما تدخرون
 فی بیوتکم ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین ۵ بیشک میں
 تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لیکر آیا ہوں کہ میں تمہارے لیے مٹی سے
 پرند کی سی صورت بنا کر اوسمیں پھونکے تاڑتا ہوں وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی
 ہے اور میں حکم فرما دوں تاڑا نہ دے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ
 کرنا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اوٹھا رکھتے ہو بیشک

نازیانہ ۵۳

نازیانہ ۵۴

کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کذلک بطبع اللہ
 علی قلب منک و جبکہ تنبیہ ان عبارات ازالہ سے بجز اللہ تعالیٰ اس جھوٹے
 عذر معمولی کا بھی ازالہ ہو گیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مزرائی پیش
 کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو گالیان
 دی ہیں اولاً ان عبارات کے علاوہ جو گالیان اسکے اور رسا ل مثل اعجاز احمدی دافع
 البلاء و کشتی نوح و آربعین و مہرب الرحمن و غیرہ میں بھی گالی پھری ہیں وہ کس کس
 کے مقابلہ میں مثل مشہور ہے دو طعن کا موند کا لا مشاطہ کتب ہائے دیہ رسیگی تائینا
 کس شریعت کے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کو مقابلہ اللہ کے رسولوں کو گالیان
 دیا جائے ثالثاً مزاکو ادعا ہے کہ اگرچہ اوپر وحی آئی ہو مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ
 باہر ہو نہیں آسکتا ہمتو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ لا تنسبوا الذین یدعون
 مردون اللہ فلیسوا اللہ عدا و ابغیو علیہم کافرون کے جھوٹے معبودوں کو
 گالی نہ دو کہ وہ اسکے جواب میں نے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جنت
 میں گستاخی کرینگے مزا اپنی وہ وحی بتائے جسے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا
 را یعامرزا کو ادعا ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم علی رہا
 التبلیغ فلا یزید لکم حقاً یوم من آیات صدق اذہ تعالیٰ و یختفی بانواع رسولہ
 و اقتداء بنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدا رایت ان من انوار النبی الا قصیر
 بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس ان عیسائیوں کے مقابل
 معاذ اللہ عیسوی علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیان دی ہیں خامساً
 مزاکے ازالہ کے مزائیوں کی اس کریفہ کا کمال ازالہ کر دیا ازالہ کی یہ عبارتیں تو
 کسی عیسائی کے مقابلہ میں ہیں وہ کونسی گالی ہو جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے ختم کہ چور اور
 حاکم انما کا بھی اثبات ہو وہ ان کے کس کس وال کی نہ تائی تھی بلکہ اللہ کی ضمیمہ انجام صلی

تاریخ ۵۵

تاریخ ۵۶

نہایت شرم کی یہ بات ہو کہ اپنے ساری تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طامود سے
 چور کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے ازالہ میں اس سے بدتر
 چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اوڑھتے اور اپنا مجتہد
 ٹھہراتے رہی ولادت زنا وہ اسنے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی برائے
 نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر ازالہ پیش کی اگرچہ مزاک کی علی کارروائی صراحتہ اسکی
 مکتب تھی کہ وہ اپنے رسا ل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو
 نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح
 کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا
 حکم تیا ہوا ازالہ ص ۳۳ آیت ہو فاسئلوا اہل الذکوان کنتم لا تعلمون
 یعنی تمہیں علم نہ تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو ان کی کتابوں پر غور و تأمل
 حقیقت منکشف ہو چنے موافق حکم اس آیت کو یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف
 رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب
 ساطین و کتاب ملاکی بینی اور انجیل تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام
 بائبل موجودہ اسکے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہو تو جو کچھ اس نے لکھا ہرگز ازالہ
 بلکہ اسکے طور پر قرآن سے ثابت اور خود اسکا عقیدہ تھا اللہ تعالیٰ و جالون کا
 پردہ یونین کھولتا ہو و الحمد للہ رب العلمین
 فصل دوم علی مرتضیٰ و امام حسن و امام حسین و فاطمہ زہرا
 اور خود محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قادیانی کی
 گالیان۔ باقی آئندہ

تاریخ ۵۷

ضوابط رسالہ

- (۱) یہ رسالہ ہر سال ہر قمری مہینے میں ایک بار شائع ہوگا۔
 - (۲) اسکی امداد کے لیے صرف ایک روپیہ سالانہ پیشگی نام اشخاص سے مطلوب ہو حصول ڈاک بھی اپنے ہی پاس سے دیگا اور دو روپے سال سے اعانت فرانیوالے معاون رسالہ پانچ روپے سالانہ عطا فرانیوالے معاون ہیرس روپے سال سے کرم فرانیوالے حضرات معاون لکھ جائینگے۔
 - (۳) جو صاحب دس حضرات سے سالانہ امداد کی رقم پیشگی مجھوائینگے وہ خود بلا امدادی سال بھر تک رسالہ پائینگے اور چھٹی برس وہ زرا امداد آنا رہیگا اور پھر بلا اشتراط امداد داتی رسالہ پہنچا کر گیا۔
 - (۴) فی الحال حجم رسالہ اوراق حول کے علاوہ ۱۶ صفحہ رکھا گیا ہے آئندہ اگر برادران دینی دو چہن حجم کر دینے کی خواہش فرمائینگے تو ہر قسم امداد میں صرف ایک روپیہ سال کا اضافہ ہوگا۔
 - (۵) اس رسالہ کا مقصد صرف مرزا و مرزا بیان کا رد اور انکے اون ناجائز حملوں کا دفع ہوگا جو انھوں نے عقائد اسلام و انبیائے کرام خصوصاً سیدنا عیسیٰ و حضرت مریم و خود حضور سید الانام علیہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے رب العزۃ ذوالجلال والا کرام پر کیے ہیں دوسرے فرقوں کا رد اسکا موضوع نہیں اسکے لیے بعونہ تعالیٰ مبارک رسالہ تحفہ حقیقہ عظیم آباد نیز اہل سنت کی اور کتب کافی دوائی ہیں
 - (۶) یہ رسالہ کہ بطور بیع و نشر شائع ہی نہ ہوا بلکہ اپنے بھائیوں سے محض بقصد نصرت دین امداد رسالہ و اعانت طبع کے لیے وہ رقم مطلوب ہیں اور رسالہ بھی اسی نیت اور دین کی حمایت کیلئے لکھیں ہو چکے ہیں
 - (۷) کے پاس طلب جائے اول پرچہ پر اوٹھیں اطلاع فرما دینی چاہیے کہ امداد منظور ہو یا نہیں بجا سکتی قبول و امتناع ہوگا
 - (۸) اسکا آغاز سال جب گزرا ہو جو حضرت وسط سال میں شمار کئے امداد و اعانت ہونگے حتی الامکان شروع سال سے پرچہ اوٹھنی خدمتین حاضر کیے جائینگے کہ کلام اپنے سلسلے سے اوٹھیں پہنچے۔
 - (۹) اہل علم جو مضمون عطا فرمائینگے بحال معمولی امداد رسالہ ضرور انکے نام سے درج ہوگا اور بلا امداد اندراج کا اختیار رہیگا۔ مگر ہر حال لازم ہوگا کہ مضمون حدود مقصود رسالہ کے اندر اور مخالفت مذہب شرع سے باہر ہو یا ہوگا اجازت دی جائے کہ جو لفظ یا مضمون ہم ایسا پائیں حذف یا تبدیل کر دیں مضمون صاف لکھا ہو مع نام و نشان صاحب مضمون ہونا ضروری ہے۔
 - (۱۰) مضمون طویل متفرق پر جو نہیں پورا ہوگا اگر کوئی جلد دفعہ اوٹھنی اشاعت چاہیں تو رسکے معمولی حجم جس قدر ہوگا اسکی اجرت بحساب فی جزم ملے عطا کرنی ہوگی اور جتنا بشرط گنجائش حجم معمولی کہ مضمون آسکیگا اسکی کچھ اجرت نہیں جس مہینے میں کوئی مضمون آئے اگر اوٹھ پرچہ میں گنجائش نہ ہو پرچہ آئندہ سوانداج ہوگا
 - (۱۱) خطا ثابت بصیغہ پڑا اور جواب طلب مر کے لیے ٹکٹ یا کارڈ جوابی ہو۔
- تمام مراسلات رسالہ زرا اس نشان سے ہوں بریلی روہیا گنڈ مٹی لکھتے و بجا نام فقیر مشتیز
- محمد حسن رضا خان حسن قادری برکاتی کان احمدی فی الحاضر والآتی آمین

جشن صد سالہ دارالعلوم منظر اسلام مبارک
(۱۳۲۲ھ — ۱۴۰۱ء)

حیاتِ صدر الشریعہ

صدر الشریعہ مولانا علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ
(صاحب بہار شریعت) کا تذکرہ خود ان کی زبانی

مرتب

بحرالعلوم مولانا علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث، شمس العلوم گھوسی، انڈیا

رضا اکیڈمی، لاہور

کئی قسم کی تھی شہری عربی جو آج کل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رائج ہے۔ دوسری بدوی عربی کہ اسی لب و لہجہ میں الفاظ کو ادا کیا کرتے تھے۔ شام اور مصر کے لوگ جس قسم کی عربی بولتے ہیں اس کو بھی بلا تکلف اسی انداز سے بولتے تھے۔ اور ایک یہ فصیح کتابی عربی جو زمانہ رسالت اور اس کے کچھ بعد تک جاری تھی۔

اعلیٰ حضرت کا فارسی زبان پر عبور:-

اسی طرح اعلیٰ حضرت قبلہ فارسی کی مختلف زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ جس زبان میں سوالات بھیجے جاتے تھے اسی زبان میں جواب تحریر فرماتے۔ مگر وہ زبانیں جن کو آپ نہ جانتے تھے مثلاً انگریزی تو دوسرے سے جوابات کا اس زبان میں ترجمہ کرا کے سائل کے پاس بھیجا کرتے تھے۔

عربی اور فارسی پر آپ کی دستگاہ تامہ ان قصائد سے ظاہر ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً آپ نے تحریر فرمائے ہیں بہت سے وہ قصائد جو اپنے احباب و اصحاب کے نام سے کبھی تحریر فرمائے ہیں مثلاً آمال ابرار، مصمام حسن وغیرہا ان کے دیکھنے سے اعلیٰ حضرت کی ادبیت اور فصاحت و بلاغت کا قدرے علم ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کے سفر حج کے واقعات اور اس سلسلہ میں آپ کے خوارق و عادات اور دیگر باتوں کا تذکرہ غالباً وہ حضرت فرمائیں گے، جو سوانح اعلیٰ حضرت کے نام سے کتاب لکھ رہے ہیں وہ حالات نہایت عجیب و غریب اور دلچسپ ہیں جن سے اعلیٰ حضرت کی ظاہری و باطنی دونوں قسم کی حالتوں کا اچھی طرح انکشاف ہوتا ہے۔
واقعہ مناظرہ اعلیٰ حضرت:-

صفر ۱۳۲۹ھ - ابھی بریلی آئے ہوئے کچھ ہی زمانہ ہوا تھا کہ مراد آباد سے ایک مناظرے کے سلسلہ میں مولوی ظفر الدین صاحب بلائے گئے اور وہاں باہم یہ طے پایا کہ ہمارے آپ کے مناظرے سے کیا فائدہ؟ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب قبلہ جو جماعت اہل سنت کے سردار ہیں اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو جماعت وہابیہ کے